

۱۰۶۹-۱۰۷۰ هـ

فراغت سے

سینئر مہینجے کے بعد مدح و قدس میر کے لیے آتشِ لب لگا اور اس کا
ہر ارجھنے گزشتہ شب کو جو یکدم طاعون کے خطر کا سنا، جس دن کلٹر
گڑا اور اپنی نیکے حوالے سے حشر کا سنا، مجھے کہ ملک کا اہل تمام
۱۹ مئی کو ایک کے گھر سے ہوشیار ہو کر بڑا مارا کر بھی خلعِ عالمی کی کشتی
رحمت سے ہماری کشتی میں اٹھا تھا، چونکہ گڑا کراٹھائی کے علاوہ
اور اس کا مقابلہ پر کسی اور طرح سے نام نہ ہو سکتا تو وہاں مدعو ہو جاتا
ورنہ سچا میں ایک کا تمام پر جو منت کا لالہوں اور بیہ عزت ہو جاتا
..... اس میں بھی خدا کی حکمت ہے کہ ہمارے کشتی میں بی بی پر جو مسقیم اٹھا
نے کی ضرورت کے اللہ اور بھی محنت میں مہذب اور جگہ کیا کیا اب کئی روٹیاں
ہوئی یا نہیں جن کا رعب ایسا ہوتا ہے کہ نہ بندہ ہو جائے میں اب
دیکھیں کہ اللہ کیا لکھے گا اور اب بھی شرمندہ
ہو گا کہ نہیں۔ یکدم وہ دن اور مگر چار دن اور یکدم لیزر..... غیبت
ٹھیک ہوتا تو نہ ہوتا، بعض حالات دریافت کے پھر ایسا ہو گا
پیش کی جاوے گا کہ یوں کہ یہ ایک بار اٹا رہا ہو گا۔ یہ یاد کی خاطر میں

اور اسی کا کام کر، غیب سے یہ کہہ دیتا تھا کہ جسے چاہا تو وہ یہ کام سلسلہ کے
میں اس قدر کرتا کہ دس سے زائد آدمی اس سے دیکھ کر عجمان لوگوں کی کہیں نہیں
کھلتیں، یہی ایک عادیہ اس کے گزرتی زندگی میں تھا جسے اس نے نشانہ کی کہانی سے
جب انکی تکلیف بخشنی ہو، اور باوجود انکی توہینا نام بھی بخشنے پر عادیہ کو پرست
میں بخشنے مگر زیادہ جوتی ہے، اسے بخشنے پرست کو ضرورت نہ ہو، خود بخشنا
مسلحہ نہ تو کاغذ کا، لکھا ہوا ہے، کیا کہی کہ کیا ہے، ہماری دانی نہیں، ہر ایک
چوڑا زمین کو گمان لوگوں کی اس کے قاعدہ یا ٹھکانا سمجھنے سے ان کو
خیال غما کو صدمہ کے سر کرنا، یا کرتا ہے، ہمیں تو بھی میرا ان کے گمان کو
آج کل انکی ہمیں دنیا، استقامت کا سانسانی ہے، اور تو کوئی کسائی
میں۔ ایک مخالفت نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ انکی مخالفت میں لوگوں کی کہانی
کئی نہیں کی، لڑکیاں کیا کہ جواب میں نہیں تاکہ اب جو دوسرا مخالفت کے آپ
ہر بات میں کیا یا ہی ہوتے جاتے ہیں، یہ تاکہ ایک کیس ہوتی ہے۔ ایمان کی لڑ
جی ہی ہے کہ خدا کی نصرت کو، اسلحا، انکو دے دیکھتے کہ نہیں کھنسی میں
جیسا انسان سمجھتا ہے کہ کج ہی ہو تو پھر ہر سرنگو میں سلام ہو جاتا ہے
جیسا کہ خدا کی نصرت چکر رہی ہے نہیں، ہر اس وقت تک کہ تو نہ بد میں ہے
مگر یہ انکی ہر کار نظر ہے، ہر توہینہ کی غلامی میں وہ رہ جاتی ہیں، کیستی خوشی
بات کو اس معلوم میں کہ اس وقت ہمارا عجمان کا کرنا ہے، تو دلا خدا کے

کو باب ہوگا نہ جیسے، اور دنیا جان دیکر خوشنوائے بڑی بیوقوفی ہے، کیا پاپ
میں سے اتنا فرق۔ والد مولویوں میں سب سے اعلیٰ قواعد کا ہوا کرتا
ہے، دگر میں تو باطل مدار (اگر سادہ دیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک ہی دم
گذرہ ہوتا جیسے انسان کے عمل سے پشیم زر اور) شیا اسکے پوہیدہ
سائیں ہو گیا، گمان ہو سکتا ہو کہ تو یہ دلیل کو قبول نہ کرے۔
گناہ کی یہ حقیقت ہمیں ہے کہ اگر گناہ کو بیدار کرے، اور بہر پروردگار
بہر گناہ کی معافی سوچے جیسے کسی کے روپ میں، ایسے ہی نسخہ اور دیکر
میں نہر صالح انسان کے دہر میں، ایک معافی کا دوسرا حالت توبہ
پر دستیابی، ایک ناقہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جس کی دم کو سخت
مارتا ہے تو جھڑکے بعد چتا ہے کہ ایک دو دنوں پر کھسے حرکت کر نہیں بہتر
راحت ترقی ہے اب معافی ہے کہ ہر کیوں بنایا گیا تو مجاہد ہے کہ کو گناہ
کے پریشانی کرنے سے حکم کبیر کا کہنا ہے، اگر گناہ نہ ہوتا تو عیسیٰ کا نہر
انسان میں چڑھ جاتا، اور اب کہ جو جانا توبہ کی تالی کر گئی ہے کہ کبر و عجب
آؤتے سے گناہ انسان کو کچلے رکھتا ہے جب ہی معصوم، بالاستغفار کر
تو ہمیں کیا کرنا چاہیے گناہ تو یہ دہی نہیں کرتا جو سپر ہی ہو سکتا ہے وہ
گناہ کو گناہ جانتے وہ آخر سے چھوڑ گیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ چونکہ
یار بار و درو کر اسے جس شخص چاہتا ہے توبہ آخر کا خدا بدیتا ہے کہ تو
تخلیہ بخشد یا اب نیز جو ہی چاہے سو کر اس کے معنی ہیں کہ اس کے دل کو
دیا، اول گناہ سے بالبع براسوم ہو کا جیسے جھوٹے میلا کھانی کو کھکر
کوئی دوسرا صوم نہیں کہ تو دہی کتا، سیطرہ نہ انسان ہی گناہ، اگر
نیکے کا جسے خدائے بخشد، یہ مسلمان کو تو خیر کر کے خوشے رحاط
کہ ہمیں حالانکہ اور دوسر ہزاروں کا کہ تم میں جو حرام اور منع ہیں تو
اس میں کھتہ ہے کہ ایک توبہ کر اہت کہ کبر کیا ہے، اور مجاہد یا ہو کہ کسی
طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جائے

گناہ کریندالا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کو خیال کر کے دعا سے ہرگز اثر نہ
دعا کرتا ہے آخر دعاؤں سے دیگر لکھا گناہ اس کیسیا برائے نکلا۔
جو لوگ معاصی میں دو کبر دعا کی قبولیت کی امیدیں رہتی ہیں، اور لوگ
خیرات و جمع نہیں کچھ نہ ایسا اور ان کا تیرت میں مسکرو جاتے ہیں۔
تو یہ کیا حقیقت ہے (جو بد زبان مہرٹی) اور رعیت کی جزیروں ہے تو
بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیت کرتا ہو اور دیگر
مقتدر ہے اس وقت کہ وہ تبدیلی بخشی ہو تو میرے درخت میں پھینکا
سے حاجت بدیحا ہے اس پر سے ہی پیڑ سے بھی اسیں وہ
فیوض اور افروزائے گلے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہر
ہیں) نہ چھوٹے کچھ خلق کو خشک شایطین ہوں کسی شغل ہر کر
چو نہ ہو سکا کہ غفلت ہوگی اس قدر فائدہ ہوگا۔ بیت کا
فائدہ نہیں دیتا ایسی میت کے حصہ ہونا شکل ہوتا ہے اس وقت کہ
ہوگا جب پھر وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ
ساتھ دعا و دعا سے تعلق جو خضر صلعم کے ساتھ پیدا تھا ہونی چاہیے
آخر یہاں پہلے انکو صحیح محبت اور اخلاص پہلے نہ ہوا اسلی خاطر
کا (اللہ اکبر) ان کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بھانڈا
مزدوری اس سے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں ٹھانڈا

وفا دار بندہ کی یہی سہرا کرتے ہیں اور کون جہنم ہیں۔

یہ بھی ایک الہام ہے کہ اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا سے عطا کیا ہو تو اس کی ہر بات اور ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہوتی ہے۔ (البندہ مکتوب)۔ اس کے بعد کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے عطا کیا ہو اس کی ہر بات اور ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہوتی ہے۔ (البندہ مکتوب)۔ اس کے بعد کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے عطا کیا ہو اس کی ہر بات اور ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہوتی ہے۔ (البندہ مکتوب)۔

آزاد کیلئے جیسا مارکر تیس برس سے لڑی لگا چکا وہ سزاوارتھا کہ کیا
کیرا عمار لیا جیو گریں میں دلہن جنھیں اس کی پیشینہ لیا سکتا ہے۔
شخص نے اسے بکڑا کر لگے قلب شہناز دیا تھا۔ جیسا کہ اس کا بھائی
اتنے میں ایک اور شخص نے کیا جو قادیان کا مہدی وانا تھا جسے ہی اس کو
میں جانا تھا کہ موخر الذکر کیا مہدی میں نہیں ہے یہو سے ملت میں لگی ہو
نے اسے حاجی سیواہ ۱۹۹۱ کی قید کا حکم دیا۔

مغرب و عثمانیہ بدادانے خانہ غفر شیخ قزاقوں کا قتل
جائیدادوں کے متعلق ہنگے خند گزانی اور جو شخص اسے بیت کی اور
کے الحاکم میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ قزاقوں نے اسے بیت کی اور
ہیں کہ اگر سید قزاقی ہے تو گریں بڑا لکھنے بڑا لکھنے ہیں اور
ہندو میں سید کی اتنی ہی قریب اس کے سیدوں راہ اور کہ ہے اور
تکفیر کے زمانہ میں ہی کو یہ صبر کرنا پڑا تھا۔

سورجہ میں اس وقت ہندو کے زیادہ مرے ہوئے فرما رہے ہیں
یہ کہ ان کی ان کے سقہ ہا من اظہر ہے اور دور دورہ میں

[illegible]

رکھو تو یہ کچھ میرا دیوانہ اور میں خطوط سے سمجھتا ہوں کہ تم نے ان کا کوسم دیا کر کے۔ میری نماز عشا ہوئی اور بعد ازاں اسے نماز حضرت ابراہیمؑ اور دولت علیہ السلام شریف شریف پڑھنے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

آئینہ ہے جس میں خدا اپنا چہرہ دکھایا گیا۔ یاد رکھو کہ ملاعون کا نام خدا ہے رحمت نہیں بلکہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جو یہ تو نہاد تھی کہ اپنے جلو نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن میں فرق کر کے جاوگی اس کا نام رحمت ہے اور میرے الہام میں بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن میں اس کی خبر ہے و آخر جن الہام حابہ من الارض نکلہم۔۔۔ یعنی جب گراوی اور ضلالت کا زمانہ ہوگا ایسے وقت میں لوگوں کا ایمان خدا پر صرف ایک بچوں کی کہل کی طرح ہوگا تب ہم ان میں ایک کھڑا نکالیں گے جو انکو کالے و گامریں یہ خدا کا ایک تجربہ جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کے لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے +

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چار شنبہ

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول نماز باجماعت گزار کر مسجد کے گوشے میں جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب بیعت کی ملاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرنا ہے خدا اس کی طرف رجوع کر لے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے ایسے وقت بھی جو تم مجھے تو اس کی محبت ہی دے رہے +

بیعت میں تین لوہان ایسے بھی شامل ہو جو کرم فرما ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عرصہ کے وقت قادیان میں پہنچے اور اگلے روز انہوں نے کمپ میں حاضر ہونا بتا دیا اسے اس اطلاع پر محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی لوگ ہیں مگر خدا نے دین کی محبت ڈال دی ہے صدق اور اخلاص لکھ آئے ہیں خدا ہر ایک کے نصیب کرے۔

ایک صاحب آنگرہوں کی کہ کہیں سے سرس در در رہتا ہے اور ہمیشہ گرمی میں تنگ رہتا ہے۔ شام کو جب ٹھنڈ شروع ہوتی ہے تو اکل ہو جاتا ہے ورنہ تم دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ملاعون بھی کیا ہے اس نے کہا ہاں وہ کلمہ بھی کہا ہی ہیں جو کرم سر در کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہیں مگر فائدہ نہیں فرمایا کہ بدوئی شریا پائو۔ پڑیاں لپی لیں میں میں کچھ گت چڑا ہوا سکوا ہوا بال کر شہا شہد اکرو کچر لی جم جاوے اس چربی کو نکال دو یا ایک رومال پانی میں تر کر کے شہر اس میں چھالو کچر لی اس میں لپی لپی سے اور خاص طور پر لپی لپی وہ پتہ اکرو اور دم دما بھی کر لینگے یہ اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤ میں ایک سولہ مدرسہ میں ملازم سخت محافل ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ اس کی تندی وہاں سے کر دے حضرت اقدس نے اس مقام پر تہنم فرمایا اور پھر اسے اس طرح سے سمجھایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہوتو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف پہنچیں تو یہ تو اب تک کہ جو غیر خدا معلوم ہے نہ کہ تین ۱۳ برس دکھ آٹھائے تم لوگوں کو اس

زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں مگر آپ نے صحابہ کو صبر بھی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے ایک زمانہ قریبے کہ تم کو بھیو گے کہ یہ شریک لوگ بھی نظر اڑینگے اسہ تھلے لے امدادہ کیا ہے کاس مال جماعت کو دنیا میں پسلاوے اب اس وقت یہ لوگ تھلے دیکھو کہ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جاوگی تو یہ صبر خود ہی چپ کر جاوے گی اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دو کبہ دیتے اور وہ کہہ دینے دے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہذیبی ملت صبر کے بعد ہو گئے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص کہہ دیتا ہے یا تو قویہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے کئی خطا اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیان دیتے تھے اور ذرا جانتے تھے لیکن اب تو کہہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ دے رہے ہیں کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر ہے صاب انعام ہون گے + ہر صرف صابر ہون کے واسطے ہے دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے جب تک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر کہہ پہنچتا ہے تو آخر حیات کرتے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اس سبب صابری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور وہ کہہ آٹھائے ایمان قوی ہو جاتا ہے صبر صبر کوئی شے نہیں ہے +

معدن مفتی محمد صادق صاحب دہلی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہیں کہ یہ زمانہ ایک ٹرے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خا نے لکھا ہے کہ نفل رح میں کوئی شخص چودھویں صدی سے آگے نہیں بڑھتا (یعنی جس قدر کا شقاۃ اور اخبار میں وہ تمام چودھویں صدی تک کی خبر دیتی ہیں) ترقی پزیر ہونگے ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف میں ہے و قل رفا من اذل حتی عاکد الھرجون القلکم۔

ایک حافظ صاحب درخواست کی کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ قرآن کی میری منزل ہر جاوے مگر ناگیا ہاں رہتا ہوں دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس قدر کورج کرے محبت سے پڑھتے رہو مگر دیکھو کہ پھر عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنج شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت تازہ رہی اس نے صبر بھی بتوی رہی کچھ اور عصر کی نماز میں حضور شریک ہوئے مگر صبران دوران سرگشت سے رہا اور با تہ پاؤں چلتے رہے اس نے مغرب اور عشا کے وقت حضور شریک نہ لائے +

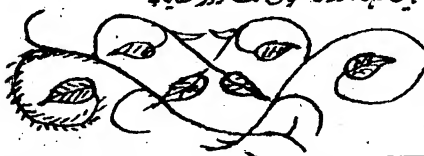
۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی تہنم بھی ادا کی تہنم میں ادا کیا بعد نماز جمعہ صوبی غلام علی صاحب مدنی مرحوم سکنہ جہلم کی نماز جنازہ حضرت اقدس نے پڑھائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے تہذیبی مجلس کی یہی سے ایک عیسائی اخبار نے آپ کے متعلق ناگیا الفاظ لکھے تھے اس کا ذکر سنایا گیا +

مغرب و عشا حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے میں حسب معمول بیٹے جعفر علی نے اپنے اخبار میں اعجاز احمدی کی نسبت لکھا تھا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ہندو میں طیار ہوئی بکلاں مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہوا تھا صوفیہ کے واقعات کا تھوڑا سا مسنون ان ایام میں بنایا ہے اس سفید چوٹ پر حضرت اقدس تہنم فرماتے رہے اور عجیب کرتے رہے ان لوگوں کو اس تند چوٹ پر چوٹ کی کس طرح جرات ہوتی ہے پر فرمایا کہ ہر لکھ کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ ان کو توبہ قبول سنت کرے ہم بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت وصوت ہو جا تو نزل ہی سچ کو مکمل کر کے ایک سال زبان فارسی سے لکھ کر کیا جاوے میں دلائل کی بنیاد ۳۰ جہیزوں پر رکھی جاوے حکوہر ایک بی بی مش کرتا رہا ہے اول نفوس۔ دوسرے محرومات تیسرے عقل سپر فرمایا شکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک رنگ ہے جب لپی لپی جاوے تو ہزار بار دلائل چون ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل میں جو لنگا کی عظمت سیٹی ہے اس سے دلائل پوچھو تو کچھ نہ دیکھا صرف عادت کے طور پر اس کی بڑی جھانکنا گیا اس بصر نہ ذلیل سچ کے بارے میں ان لوگوں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ ہی مانتے ہیں کہ کسی جسم کے ساتھ آسمان آوے گا یہ من بھی وہی کی طرح لگتا ہے لیکن میں اس پر خوش ہوں کہ میرا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اسی مرض کے ذریعہ کہ ہزار سالہاں پیدا کر دینگا +

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک بی بیول دیار دہلی کی تقریب پر گورنٹ ہند کی خدمت میں پیش کر کے کی تجویز حضرت اقدس کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا +

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم نشان بار ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان نیک سالوں میں ظاہر کیا ہے ان ۳ سالوں سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو متھی اور ان ۳ سالوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی باوجودیکہ ہر طرف سے فراغت ہوتی رہی تھا لغت میں کوئی فرق نہیں رکھا اور ناخنوں تک زور لگایا +



بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و فضل علی بن ابی طالب

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی

عبد اللہ صاحب جیکڑ لوی مباحثہ پر سراج

موجودہ حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کے ایک ضمیمہ

فریقین کی تفریق سے معلوم ہوا کہ اہل تشیع مندرجہ عنوان کے پیشانی کی وجہ سے مولوی عبد اللہ صاحب احادیث بنویہ کو محض ردی کی طرح خیال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ پر لڑتے ہیں جیسا کہ کرنا بھی سوا ادب میں داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب کے مقابل پر عیبت پیش کی گئی اگر احادیث ایسی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتبار ہیں تو اس اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہو جائیں گے کیونکہ احکام قرآن کی تفصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو ہم محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ فریقہ صحیحی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازیں چار چار رکعت میں یہ انفرادی ایک زبردست پیرا ہے کہ گویا وہ ایک غلطی رکھتا ہے بھی وجہ یہ کہ اس اعتراض کا مولوی عبد اللہ صاحب نے کوئی شافی جواب نہیں دیا محض فضول باتیں ہیں جو کہنے کے بھی لائق نہیں ہاں اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبد اللہ صاحب ایک نئی نماز بنانی پڑی جیسا کہ تاریخ اسلام کے فرقہ میں نام و نشان نہیں پایا جاتا انہوں نے الحیات اور رورود اور دیگر تمام دینی باتوں پر جو غامض پڑ جاتی ہیں درمیان سے اٹھادیں اور ان کی جگہ قرآنی آیتیں رکھ دیں ایسا ہی اور بہت کچھ نماز میں تبدیلی کی جگہ ذکر کی اس جگہ روت نہیں اور شاید سب اس حج و زکوٰۃ وغیرہ میں بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثیں ایسی ہی ردی اور لغو ہیں جیسا کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے سمجھا۔ ہاذا اللہ ہرگز نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فرقہ میں سے ایک فرقہ نے افراط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے حصے تقریب کی فرقہ اول میں مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اس بات میں سچ پر ہیں کہ احادیث بنویہ مرفوعہ متسللہ ہیں جنہیں میں کہ ان کو ردی اور لغو سمجھا جائے لیکن وہ خطرات کے قاعدہ کو فراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند پیا پرچہ پر بائیں میں قرآن

شرعی کی ہنگ لازم آتی ہے اور اس سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب الہی کی لغت اور معارف کی وہ کوہ پر وہاں تنہا کرتے اور حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کہتا ہے اللہ میں تفریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں اور میری غلطی اور مادہ انصاف سے تجا ورنہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے **وَمَا يَكُنْ مِنْ حَيْثُ بَعْدَ اللَّهِ** وَايَا لَيْسَ يُوْجِزُ لَيْسَ - یعنی خدا اور اس کی آیتوں کے بعد حدیث پر ایمان لانا ایسے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تفسیر جو ناچارہ عموم کا دینی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ نظہین کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو اور اس حدیث میں ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارہ اللہ اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا نازلے آیت مودعہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ لکھ لیا زمانہ بھی اس قدر پر آئے واللہ ہے کہ جب بعض اوقات اس کے قرآن شریف کو چھڑ کر ایسی حدیثوں پر عمل کرینگے جن کے بیان کردہ میان قرآن شریف کے بیانات مخالف اور معارض ہو گئے تو منہ پر قرآن ہل حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی مشاہدات پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تلقین قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے لفظی اور لفظی کلام کو بطور متروک اور بھروسے کے قرار دیں اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جن کو بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں یا تو بھروسے میں اور یا ان کی کتاب اللہ سے نظہین کریں پس یہ لہذا افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے۔

اور ان کے مخالف مولوی عبد اللہ صاحب تقریب کی راہ پر قدم مارا ہے جو سب سے سے احادیث سے انکار کر دیا ہے اور احادیث سے انکار کی طرح سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ** یحییٰ سبکو اللہ پس جبکہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور اب جناب کے علی مولوں کے دریافت کے لئے خیر اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے جس سے جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق انبیل کو بھی چھوڑتا ہے اور مولوی عبد اللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شک و اظنون کا ذخیرہ ہے یہ قلت اثر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اور اس خیال کی اصل جڑ محمد شریف کی ایک غلط اور ناقابل تعمیم ہے جس بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا ہے کہ نہ کوہ یوں تعمیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک نو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک قاضی یا مرجع

کی طرح کسی پر مبنی ہیں اور قرآن ان کے سامنے ایک مستقیف کی طرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کا تابع ہے ایسی تفریق سے بیشک ہر ایک کو دھوکا دیا گیا کہ حدیثیں سویرہ سویرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کی گئیں ہیں اور انسانی ماقول کے سوا وہ غالی نہیں ہیں اور یہاں ہر وہ احاد کا ذخیرہ اختیار کیا اور ان میں قسم و شراعت شاد نادر جو حکم معدوم کا کہتی ہیں اور بھروسے قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تودہ اور انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص محض ظن کو پیچھا مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَالَّذِينَ لَا يَخِضُّونَ لِحُجَّتِ شَيْءٍ** یعنی محض ظنی معنی ظن حتیٰ الیقین کے مقابل پر کچھ چیز نہیں ہیں قرآن شریف قبول ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور متروک اور بھروسے اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف ظن کے سیلے کچھ کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کی طرح مرفوع نہیں کیونکہ ظن کی تفریق بھی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے غالی نہیں ہوتا پس اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث اس لائق کا سپر ہر ہر سے گویا دو لڑاں ہاتھ سے گئے یہ غلطی نہیں ہے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا۔

نوٹ: میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید وہ تین سطریں باقی ہیں تو خاتمہ میرے پر ہوا گیا یہاں تک کہ میں مجبوری کا خد کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب نے نظر کے سامنے آگے میں ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا خنساف القدر الشمس فی روضنا فیہا اکھم دیکھا انکذا ذلین یعنی چاند و سورج کو درمیان میں گزرتا لگ چکا پس تم اے دونوں صاحب کون خدا کی نعمت کی تکذیب کرتے ہو۔ پھر میں خواب میں اخو مولوی عبد اللہ صاحب کو کہتا ہوں کہ الاء سے مراد اس جگہ میں ہوں اور پھر میں نے ان کی طرف نظر ڈالا کہ وہ کہا لا ینسج روضن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی البام منہج بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن کہہ رہے ہیں دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ہمیں سے ہے ایک شخص کو نشت کیا کہ میان نبی بخش صاحب امرت سمری میں منہ اور حضرت اوستیفیم حکو ظاہر کرنے کے لئے میں اس مضمون کو لکھ رہا ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں قرآن ہائیتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں (۱) قرآن

اظہار قبولِ قضا

سید عبدالحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہوں نے قریب چار سال سے حقہ اقدس عالم الزمان سے جو علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اپنے تمام قتلا کا اہل نسیعہ وغیرہ سے توبہ کر کے میت کی ہے چند ایام میں ملک عرب کو شریف لے جائے گا میں نے ان کی زبانی معلوم ہو رہے کہ حرف کلمۃ الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر افتیاد کرتے ہیں تاکہ اہل عرب کو اس کی طرف دعوت کریں جو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی عبادہ کے واسطے قادیان میں چمکا پایا ہے اس پیشہ تو اہل تشیعہ انکو ایک بڑا غصہ عالم ہے نہ یہ کمال خیال کر کے ان کو اپنے نام کی محفلوں کا امام بناتے تھے اور اسی لئے سید عبدالحی صاحب احمدی عرب کو کئی بار ایشیاء عظمیٰ اور فارس زبان میں یاد دہیے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالم بھی راستی کے منکروں کے نزدیک ایک مامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا جو اس لئے خدا جل جلالہ وہاں تک مبتدیانہ سے ظاہر کریں ذیل میں ہم انکا ایک مختصر دورہ کرتے ہیں جو انہوں نے قادیان میں اس غرض سے چھوڑا ہے کہ وہ بعض بلاد میں شائع کریں ۔

بسم الرحمن الرحيم

ابلاغ للمؤمنين والسنة الاكبرين اعني السنة
الجارية والهداية من اهل بطالة

منبر اول

نظریں پر اور نحو ہو کرین الایضیع میں سے ایک سخت شیعہ بننا
 اور عیشت اپنے وطنوں میں بھی بی بیان کرنا رہا اور نہ چورچور
 مرغ غوا میں کرتا رہتا تھا مثلاً لوبانہ ۷ پشاور ۷ کینو وغیرہ اور میں
 جیٹھا کرتا تھا کہ جس آدمی کو مذہب سخی کی تلاش ہو وہ شیعہ نہ ہو
 میں مائل ہوئے بجز شیعہ کے کہیں حق نہیں پایا مگر جب میں پنجاب
 میں سیات کرتا ہوا آیا تو میں نے سنا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے
 کہ میں امام منظر ہوں اور مسیح موعود ہوں مجھ اس کے دیکھنے
 کا شوق ہوا اس خیال سے میں قصبہ تادیان ضلع گورداسپور
 میں پہنچا میں نے خود اس کو دیکھا اور فرمایا کہ تجھ شخص میرے
 پاس رہ چکا و نیز در میری تائید میں نشان دیکھ چکا میں نے تین
 ماہ تک سخت مخالفت کی حالت میں رہا اور اس عمر سے میں نے
 کوئی نشان دیکھے اور حقائق و معارف خوب سے زائد رفتہ

فصل الہی میرے شامل حال ہوا گیا تو میں نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوح کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور سچے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضو کا مصداق یقین کیا ان میں سے اس انسان کو امام منتظر بھی لیا اور اس کی معیت کر لی اور میں قریباً چار برس قادیان میں رہا اور میرا بوب جانے کا ارادہ ہے لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ عربستان سے پیشتر اپنے بیان کے شیعہ ہمایکون پر وہ حق جو میں نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کروں اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤں جس کا توفیق خداوند میں ہو چکا ہے اور جس کی انتظار میں صدیاں گزر گئیں اور میں رستہ پر ہر شہر میں چار یا پنج دن تک قیام کروں گا اور بارگاہ میں تمام شیعوں کے سامنے بڑا منہ بولے فارسی حضرت مسعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کروں گا کہ میں نے وہاں جاکر عظیم خبر دیکھا اور کیا حد آکی مہنی پر عین ہوا اور جہان میں پہنچوں گا وہاں کے شہر والوں کو یہ اطلاع دی جائے گا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ شننے کے واسطے بازار میں تشریف لائیں +

المشهر سيد عبد المحي العربي الحوزي خاتم
المنهج الموقود والمهدي المنعقد الساكن
بلدة زاويان عليه السلام

البدر (متر)

منشی جی بخش صاحب احمدی کلرک اگر تمیز آفس لاہور ایک ایسے
احمدی بھائی کے نام البدر جاری کروا دے ہیں چونکہ خیرداری
کی معذرت نہیں رکھتے خدا اس نفرت کی انکو جزا ہے خیر دیو
اور دیگر اہل سعادت جواب کو ایسی توفیق عطا کرے +
شیخ نورا احمد صاحب اذنیہ سے تشریف لاکر
اپنے دوستداروں کے نام ۱۶۰۲ء کے ۱۷۰۲ء البدر
جاری کروا دے +

میاں محمد یحییٰ صاحب داتا سے ایک غریب راہب کا
دیئے ہن +

لُوطؑ اچھی تکہیت سے مقامات ایسے میں چنان
کے احباب کے نام اور پتہ ہمیں معلوم نہیں ہیں ہم ان اجا
کے بہت مشکور ہوئے جو گئے پتہ کھلکے ہمیں روانہ کرو دیں کہ
الیدران کے پاس بطورینہ کے روانہ کیا جاوے
نقل خط میاں احمد دین صاحب از گجرالہ
میں آپ کے اخبار کی اشاعت تکمیل اور دودھ کے
شہر ہمیں کرتا ہوں اور بخدا میری دل چاہتا ہے کہ حضرت

اقدس امام ہمام کے کلمات کی غرہا تمام دنیا میں
 ہو گیا وہ اور میں پر بھی چاہتا ہوں کہ کچھ نہیں لازم پانچ سو
 خریدارا کیلئے آپ کو دون آپ مجھے اپنا مقرر ہو میں اور
 دعا کریں کہ میں آپ کا قمر بنی ساسانی امامہ دون اور نیز دعا کریں
 کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو واسطہ تقسیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

عملی شکریہ

ناظرین پر اس نفع پر کدو آج تک قریب سو قریب ایک سو سیان
احمدیہ صاحب موصوف البیر کو دیکھتے ہیں مذاقاً ان کی
آرزو کو پورا کر کے اور ہر ایک کے دل میں نیکی اور راستی کی
باتوں کی قبولیت اور اشتاعت کی (یہی) ترقی دہائی جیسی کہ
سیان احمدیہ صاحب موصوف نے اپنے خط میں ظاہر کی
ہے دراصل ان ضرورتوں کے محسوس کرنا اور اسے بھی دل
و گردہ چاہئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی بہتوں
بہشتوں اور جاہات و تعلقات، اخوت و قرابت کو ایسے کاموں
میں وقف کرے جس کا نتیجہ ہے کہ اس کا انجام کامرانی بڑی بہاری

..... کیا وہ واقعی اس سٹیٹ کے حق دار ہیں تاکہ یہی قطعاً خدا کی حق تلفی نہ ہو اور وہ وہاں کی جامعہ سے قطعاً حق کر لے کر اپنا پارٹنر بنے اور ان کے حق نہ کرے۔

نظم از محمد نواب خان ثاقب بایر کوٹہ می تقیم دار الامان

کیا پوچھتے ہو بات جو درالامان میں ہو
ہم انکھ سے ہیں نہ دھندلے نہ پرور
ایک ایک خار بغیر سرنگ میں ہے
یوں کہ جس میں عالم جاہل کچھ ہوئے
روح خدا ہی سرنگے دیشہ تیرنگ دوان
باتی نہیں ہے ترخہ حشر فی جسم میں
کنفی نہ کہے اپنے ہی حق کی وحی سے
زمت نہ ہرگز نہ کہہ کر مال میں جو خوش
آجائے لال لہ زہر دل دے بغیر
وہ جذبہ دروغ ہے جو حق سے ملے
کہ جسے تیل خنار سے ہے کام
اغلے نافر تو نہ گشت علیہ
راوغہ میں اسکی تحصیل بجان ہے
دیں کے ہی نہ بدیش شرمین لکھنوی
لاکھوں کی ایک جگہ میں بیٹھے جی کویر
پانی کی لٹی مل جاتا ہے یہ سیر
یہ جو ہے پس اور یہ ہمارا سیر ہے
رگڑی ہے ناک پر کہیں کہیں کہانی ہے
بال و پر پتہ جانوں کو پتہ ہے بیک
دنیا میں جہاں ہے ہلاک سیاہ رت
بیوہ آسماں پہ چڑھ کر کیسے کو
کیوں ہو گویں ننگ پہ ملاوٹی تاج
بتی نہیں ہے بات سواستہ تم کے
میر گاہیک تیر جلتے ہیں دور
موتیر کی گشتی تھی گہا سنے
ہو کر کوٹہ میں جی جی جی جی جی
نام نہ نام نہیں گے یہاں تاج
جی جی جی جی جی جی جی جی
لوگوں کی تان کہیں کہیں کہیں
خلف کی نہیں ہے تباہی کے بغیر
چن چن کنکروں کو یہاں کی گلیاں
وہ متقی جو صفت ہے جو سکے دریں
جگہ نہ کہتے تو ملے آسمان پر
اور لا مل میں یا کہ وہاں سہا سہا
بوصلت خدا سے جو شریان میں ہے
مل دم دیا کہ یہاں گریز ہے تری
اُس بیخفا میں دین بھی ہو تو فکر
جہاں ہے عاری کہ یہاں نکل نیگو

نام علی کا زور گہر کچھ بھی جانی ہے
رکھی ہوئی طاقتیں ہلاکے طائر سپ
اوپر گڑھ کسی ہر اکو ملا
پیران میزوش کی بھی کدو جلا
اک گھوٹ پی کر خوش ہرین کی خرب
اجرا امدادی کے مقابل ہو کر ظفر
وہ جھینکے کیا دیکھا طبیعت کی تیر
ہر گھنٹہ کبھی نہیں ہو گا قابل
ناب نہیں ہے شرف و ناک کا کچھ
ناب نہیں ہے شرف و ناک کا کچھ

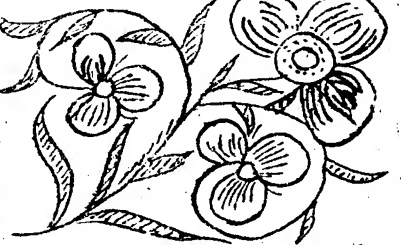
نہ کہہ بالا نظم جناب شعی محمد نواب خان صاحب نے
قادیان اور مدینہ منورہ کے شام کے دریا میں سنائی
پہ ہم امید کرتے ہیں کہ شعی صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے
سوز و غم طبع سے البدور کے کالموں کو مزین فرماتے رہیں گے

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

خاکسار راٹھڑ ایک شہادت کی ادائیگی کے واسطے دعوات
سیاکوٹ میں طلب کیا گیا تھا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر
حاضر تھا ان کے ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ہلکی وہ دیر
ناظرین سے

پچٹ کے متعلق دعا روبا الہام
پچٹ کے متعلق دعا کی اور سچ بھی کی گئی یہاں کیا کسی نے
میں چار پانچ کتب میں دی میں خبر کہ ہو اپنا نتیجہ نتیجہ
نتیجہ بعدا کے الہام ہوا
اللہ شہدین العقاب النہج الجسٹس ان اس الہام
سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب اور آئندہ نوبہ
نکریں گے

اور یہ معجز بھی اسکے ہیں لایہون باللہ اور یہ مطلب بھی اس سے
کراں ہے کام اپنا نہیں کیا ایدہ تعالیٰ پر یا قرآن و نہ صوبہ بانہ باور
اللہ شہدین العقاب ظاہر نہ پانچ لکھا انجام اپنا ہو گا
اور عذاب ابی میں گرفتار ہو گا جیفیت میں یہ جی شوشی ہو
کہ خدا ہی کا دعوے کیا جاوے



چٹا لوی
چٹا لوی ایک لڑکی کے ذکر ہے یہ معلوم ہوا کہ اس نے
غاز میں بھی کچھ دیر دیر کی ہر اختیارات اور دعوہ شریف کو
دلیہ اور بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں حضرت اقدس نے فرمایا
میں مگر تیار رہی جواب ہلا کہ اس وقت مضر پہلش ہلکا

کے تحفے کو خدا تک فرما دیا اور آپ کی شہادت اور وصیت اسلامی
سے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور نمونہ کے
لکھا جاوے کہ میں یہ دیکھا جاوے مولوی محمد حسین نے
اوپر اس نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا
تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کھانچا ہے
اپنے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بار بار
الحکم میں دین ہو چکا ہے فرمایا جی ہیشہ دو چیزیں لیکر آئے ہیں
کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت
یعنی اس پر عمل کر کے دیکھا دیتے ہیں وہنا کے کلام بھی بغیر اس ہنر
چلیں گے نفی سائل جو استاد بنانا ہے پھولس کو مل کر کے بھی
دیکھا دیتا ہے پس یہی کلام اللہ تعالیٰ ہے سنت بھی یقینی ہے
خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کھانچا کر کہا
ہے وہاں میں نے افراط کی قرآن پر حدت کو قاضی ٹھہرا اور
قرآن کو اس کے آگے سستی کی طرح کھرا کر دیا اور پھر الہی
نے تقدیر کی کہ بالکل ہی حدت کا کارکر دیا اس نے کتب کا اندیشہ
ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہو کہ وہاں کے حکم ٹھہرایا ہے اس
لے ہم ایک اشتہار کے ذریعہ اس خطی کو ظاہر کر چکے ہیں
تجھے لکھیں گے اول خوش بعد دروش جسہ پر خدا تعالیٰ
لے ہو کہو لایا ہے اس پر اگر غور کیا جاوے تو ایک لذت آتی ہے وہ
شریف ہے کیا تنیک فیصلہ فرمایا ہے فہای حدیث بعد
یوہون اگر دوسری جگہ فرمایا فہای حدیث بعد اللہ
دایا نہ یوہون یہ ایک تم کی پیشگفتی ہے جو ان دبا ہو کے
متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان ستم
تخسبون اللہ فانہ یبعث من یشہم اللہ (الحکم)
مغرب اور عشا کے تین حصہ آؤں جو جملات طبع تیرین

۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ
فجر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اول
نماز سے پیشتر آتے ہی شعی رحمت اللہ صاحب مالک بنی ہوس
لاہور سے خطاب ہو کر ان سے اوتکے سفر کے حالات اور
سفر دریافت فرمایا اور کہ کل جی آپ نے کون جہاں جہاں
کے حصہ آؤں نے مجلس فرمائی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی
نسبت شعی صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے
ایک بعد شعی رحمت کی سنت آپ نے شعی صاحب
سے استفسار فرمایا آپ نے لکھے گئے شعی
صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے رواد چوتھے
سے ایک دن پیشتر مجھے خدا ملا تھا میں اسی روز پنج
وہ دوستوں سمیت اسکان پر گیا پچھلے گھر
آئی اور وہاں اپنا ایڈس دیا وہ اندر چلی گئی تو
پوٹا لایا اور ہر چندا سے تاکید کی کہ چھٹے سے ملنا چاہو
میں مگر تیار رہی جواب ہلا کہ اس وقت مضر پہلش ہلکا

نے فرمایا کہ اگر کار آسمانی کیلئے رہ جاوے گا اور پھر اور کراڈ کار ہوئے سب اور ہجے کے تریب حضرت اقدس شریف نے لکھے

نہ کہہ بالا نظم جناب شعی محمد نواب خان صاحب نے قادیان اور مدینہ منورہ کے شام کے دریا میں سنائی پہ ہم امید کرتے ہیں کہ شعی صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے سوز و غم طبع سے البدور کے کالموں کو مزین فرماتے رہیں گے

ضمیمہ نزول المیح

بقیمہ مصنون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت آگے)

وہ نشان جو انکو دکھائے گئے اگر فوج کی عوام کو دکھائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو ان پر چتر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانوں کی تکذیب پہل نہیں اور کسی زمانہ میں اسکا انجام چاہتے ہیں ہوا دکھایا اب چاہا ہو جائے گا مگر اس زمانہ میں وہ میرتب پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور ہنسن اور تے ہیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ و ناسخ لوگ اس اندھے سے شاہد ہیں جو آفتاب کے وجود کو انکار کرتا ہے اور اپنے اندھاپن سے شہینہ نہیں جوتا ہے لوگ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صد ہا خدا کی تائیدیں اور تجربات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے انہیں دیکھتے اور خدا کی لڑائی اور جبرمیر کو نقصان دینا پیش کرتے ہیں اور حضرت علی کی نسبت بھی یہودیوں کا بھی حال ہے +

حال میں ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد بن یحییٰ یا شہداء اللہ کی تالیف ہے وہ دہائی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس شخص عیسیٰ سے ایک مجروح بھی نہیں نہیں کیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی بھی نکلی۔ وہ کہتا ہے کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا یا ان بلا وہ کہتا ہے کہ بارہ عواری پشت میں بارہ تخت پائے گئے کہ ان بارہ کو وہ تخت ملے یہود اور اسکر دہائی میں رہے کہ اس سے برکت نہ ہوگا اور عاریوں میں سے کا نالیا اور رطس نے نین مرتبہ حضرت عیسیٰ کی وہ تخت کے لائق رہا۔ اور نیز کہتا ہے کہ اس زمانے کے لوگ جنوز نہیں مرنے گئے کہیں واپس آجائوں گا کہ ان واپس آیا اور میرے یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے چوٹا ہونے پر بھی کافی ہے کہ ملاکی بنی کے صحیفہ میں ہیں خبر دی گئی ہے کہ سچا سچ یہودیوں میں ایوالا تھا وہ ہرگز نہیں آئے گا جب تک الیاس بنی دوبارہ دنیا میں نہ آجائے پس کہ ان الیاس آسمان سے نازل ہوا اور ہر اس جگہ بیت شہر چلتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی بنی کی کتابیں پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا میں دوبارہ آئے گا اور یہ شخص جو خدا کو (جو ملنا نہیں بھیجے کے نام سے مشہور ہے) الیاس تانا ہے گویا اسکا شیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمیں شیل کی خبر نہیں دی اس لئے تو صاف فرماتا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو لگ کر پوچھے بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے

پیش کر دیئے کہ ان کہان لکھا ہے کہ شیل الیاس قبل سچ موعود بھیجا جائیگا اور ان تجربات کے بعد حضرت سچ کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کہ باوجود ہے جو چاہے دیکھ

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد بن اور میان تاناؤ اللہ کے دل باہم متشابہ ہیں یا نہیں میری کسی پیشگوئی کے ظنا ہوئے کی نسبت کس قدر چوٹ ہوتے ہیں حالانکہ ایک بھی پیشگوئی کی جو میں نے نہیں کلی لکھ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہو گئیں شرعی پیشگوئیاں شرط کو پوری پوری ہو گئیں اور چون گئی اور جو پیشگوئیاں غیر شرط کے ہیں حیدر لکھ لکھ کی نسبت پیشگوئی وہ اسطرح پوری ہو گئیں یہ تو میری پیشگوئیوں کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرت علی علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ان کے ہنسنے کے لئے ایسے سخت ہیں کہ ان کا توہین بھی نہیں آتا اور اگر مولوی شہداء اللہ یا مولوی محمد بن یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اس کو اے کرینگے خدا اکبر پیشگو کا یہ حال اس قوم میں بھی عجیب اسی پیشگوئیوں پر تو نسخ بھی جاری نہیں ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ مسوخر ہو گئیں تھیں۔ یا ان وعید کی پیشگوئیاں جیسا کہ آخر کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی اسی پیشگوئیاں ہیں جن کی قرآن اور تورات کے رو سے تائید بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا ان کے کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا بھی عقیدہ ہے کہ ان کو توہین بنی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اس کے ساتھ کوئی شرط تو نہ ہو یہی نہیں تب بھی عذاب مل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ یوں چوٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہی اور در مشور +

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں تقویٰ ہوئی تو ایسے اعتراض کبھی کرتے جنہیں دوسرے بنی شریک غالب ہیں اور یہ تعجب یہ کہ ہزار سال پیشگوئیاں جو میں صفائی سے پوری ہو گئیں نظر نہیں آتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آئے تو بار بار اسکی تائید میں کیا یہ ایسا ہی ہے اگر ان کو طلب حق ہوئی تو ان کے لئے طریقہ تصدیق آسان تھا کہ وہ خود قادیان آئے اور میں انکی آمد و رفت کا غریب بھی دیدیتا اور بطور مہمانوں کے ان کو کھانا دے دے دل کہو لکھا اپنی تسلی کر لیتے دور سے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے

اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے +
اسطرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانچو کے قریب حضرت سچ سے مرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیاں میرے منظر ٹکلیں اور دراصل یہود اور اسکر دہائی سمجھوئے کا بھی تھا سبب تھا کہ علامہ مینا میری فیدو گئے تھے کہ سب بات کچھ ہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودیوں نے کمر بند ہو گیا سچ کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ ایمان جو ایمان اور خواہ خواہ اس کے لئے بھی پہنچی تخت کا وہ عہد کیا ایسا ہی تیرا مخالفوں نے مدعیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سچوں طویل دلائل کہتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کھد کے طواف کے لئے اجازت دیا جائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بد بخت مرتد ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا میں رہے اور آخر اس لڑائی کی کھائی کیلئے کئی اعمال نیک کیا لائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نونے بد بختوں کے لئے موجود ہیں مگر میری اس وقت کے نادان مخالف بد بختی ہی کی طرف دوتے ہیں اور شتمناوت سر پر سوسے بار نہیں آتے کیا کیا شتمناوت بنا رکھے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کریشے پہلے براہین احمدیہ میں ہے علامہ اسلام کے آئے کا اقرار موجود ہے اسے نادانوں اپنی حماقت کیوں قرب کرتے ہو اس اقرار میں کہ ان لکھا ہے کہ یہ خدا کا وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جیسا کہ مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور یا بار نہ سمجھا کہ تو سچ موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے نہ تک میں ہی عقیدہ پر قائم رہتا ہوں تو لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے بیٹے حضرت سچ کے دروازے آئے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اسل حقیقت کہو لکھی تو میں اس عقیدہ سے باز گیا میں نے بجز کمال شکر جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بہرہ دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ لکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفائے ائمہ اہل بیت لکھا گیا تھا اور میری نسبت لکھا گیا تھا کہ تو میری کسر صلیب کرے گا مجھے تھلا یا گیا تھا کہ تیری خبر تو ان اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق ان لینظرہ علی الدین لکھتا ہوں یہ الہام جو براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ یہ طور پر درج تھا خدا کی حکمت علی نے جی نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجود کہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ہونا

گیا تھا مگر پھر بھی میں نے جو اس فوجوں کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت علیؑ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور فہول پر یہ دلیل ہے کہ وہی اہل مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی دہی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اس کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ وار ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت علیؑ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جا رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وقت لگ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تو اتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہائی تک خدا کی وہی پہنچی اور مجھے حکم ہوا خاصاً صدمع باقوس یعنی جو مجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن کو طرح یقین بٹھا دیا گیا تب میں نے یہ پیغام لوگوں کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت علی میری سچائی کی ایک دلیل تھی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تھا اگر یہ کام عباد انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ کی جڑ ہوتی تو میں براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دعویٰ کرتا کہ میں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری نظر کو پھر دیا میں براہین کی اس دہی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم نشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتا دیتے کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا تھا بارہ برس تک یہ دھوکا کھیا اور یوں براہین میں خدا کی جی کے مخالف لکھ دیا یہ یہ اہل غرض نہیں جو ظہور میں آیا کیا یہ طریق ہے ایرانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی زبوں سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ مینی نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے طیار کر رکھا ہے البتہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ براہین احمدیہ کے وقت میں اس سے بے خبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں تب ہی تو میں نے اس وقت یہ دعویٰ نہ کیا پس وہ الہامات جو میری پیروی کے زمانے میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں ان کی مانند کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا اختراع ہیں کیونکہ اگر وہ میرا اختراع ہوتے تو میں اسی براہین میں اس سے فائدہ اٹھاتا

اور اپنا دعویٰ پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ میں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا ان دونوں متناقض عقیدوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف جج کو اس سامنے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرنا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وہی اہل کبریا سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی اس لئے میں نے ان دو متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔

اگر براہین احمدیہ میں فقہاء نے ذکر ہونا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہونا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹھا سکتا تھا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیوں اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بھی فضول تھا کیونکہ انبیاء اور معلمین صرف دہی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور غلاف و اختراع سے وہ خود نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دھوکا پیش جا سکتا تھا مگر اب تو ایسے پوچھ غرضان کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ اسی براہین احمدیہ میں اظہار دعویٰ سے بارہ برس پہلے جا چکا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے غرض براہین احمدیہ میں حضرت علیؑ کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دھوکا دیکھتا تھا جیسے براہین احمدیہ میں میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تھا کہ تو پانچ کے مولوں عمدہ و عظیم اور عبداللہ نے اسی زمانہ میں اعراض کیا تھا کہ یہ شخص اپنا نام عیسیٰ رکھتا ہے اور عیسیٰ کی نسبت جعفر پیشگو کیا ہے میں وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب جو دہی محمد صین نے اپنے ریلو لو میں دیا تھا کہ یہ قرآن فضول ہے کیونکہ اسی براہین میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار بھی موجود ہے۔

ہیں میں خدا کی حکمت عملیوں پر قربان ہوں کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین میں تیار کر رکھا۔ اگر براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا کچھ بھی ذکر ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور و جہاں سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور و احمی وقت پڑا تا اور اگر براہین میں صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اس میں مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتھ میں ایک جھٹ آجاتی کہ براہین میں تو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی

کا اقرار تھا اور پھر بارہ برس بعد اس آمد کے انکار کیوں کیا گیا مگر ایک طرف ہی اہل کبریا براہین میں مجھے مسیح موعود قرار دیا اور ایک طرف اسکے برخلاف میرے علم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت علی ہے۔ غرض خدا کی حکمت علی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کر کے کہ میں نے عیسیٰ کی آمد ثانی کا اسی کتاب میں ذکر کر دیا جہاں میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تباہی سادگی اور صدمع اختراع ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تھا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ میں مندرج ہیں جو مجھے مسیح موعود بناتے ہیں وہ تمام اختراع پر محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہیں کریگی جو دعویٰ مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا ایسا منصوبہ اپنی مدت پہلے بنا رکھا تھا۔ غرض اسی کتاب میں عیسیٰ میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت علیؑ کی آمد ثانی کا بھی ذکر ہونا میری سادگی اور عدم اختراع ایک زندہ گواہ ہے۔

افسوس کہ بارے مخالفوں کی کچھ سی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہیں اور دوسری چوڑ دیتے ہیں احم عیسیٰ کے ذکر کے وقت شرط کا نام نہیں لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجعانا اور داخل قبر جیسا ناچو پہلے سے بیان کیا گیا تھا زبان پر نہیں لاتے اور جن واقعات ثابت ہوتا ہے کہ احم نے آنحضرت صلوٰۃ کو جمال کھنے سے رجوع کیا ان واقعات کا نام نہیں لیتے کہ یہ جمال ان واقعات کی طرف اشارہ کیا کریں سب کہا جاتا ہے کہ جب احمدیہ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں تو ہرگز لوگوں کو نہیں بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا مبیعا کے اندر پڑا ہو چکا ہے یعنی احمدیہ مبیعا کے اندر گیا اور دوسرا حصہ شمالی انتظار ہے اور یہ بھی نہیں بتلاتے کہ پیشگوئی عید کے متعلق اور نیز شریعتی عید کا الہام تولی تولی خان اللہ علی عقیدت سے ظاہر ہوتا ہے جو کہی دشمنان ہو چکا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی سوکت بعد جو احمدیہ کی موت تھی خوف و انگیز ہونا ایک طبیعت نہیں اسی خوف سے دھڑکتے کے پورے ہونے میں تاخیر ہو گئی عید کا دھمکی پیشگوئی میں عادت اللہ ہے مگر یہ بدانتظ مخالف ان امور کا بھی ذکر بھی نہیں کرتے اور یہودیوں کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہیں جیسے جاہلون دن میں شبہات ڈال دین بلکہ ان لوگوں نے تو یہودیوں کے بھی کان کاٹے تاکہ نہ کہ یہ لوگ تو بات بات میں اختراع سے کام لیتے ہیں عید کا مولوی شاد اللہ نے مرصع مذکی بحث میں بھی کارروائی کی اور دھوکا دیکر کہ ایک شخص نے اپنی ایک پیشگوئی میں لکھا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد میں لڑکا پیدا ہو کر گیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ باقی آئندہ

اب ان پہلے انسان کوئی پوچھے کہ اگر بتا رہی بیان میں کوئی ہے ایمانی اور جہوت نہیں تو توحید الہام شائع کردہ پیش کر جو میں خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اس کے دھڑکا پیدا ہو گا یا یہ ضرورتاً ہو کر لڑکی کے بعد پیدا ہو کر لڑکا ہی ہو گا وہ لڑکا ہے نہ لڑکی اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شہید لڑکا ہی ہے تو ہمارا کیا کیا چیز ہے جب تک اہلی کبلی دینی الہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ عامہ کی طرف میری بھرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر میں کی طرف ہوتی۔ اور اگر پیشگوئی میں یہ ضرورتاً کہ پہلے ہی عمل سے دھڑکا پیدا ہو گا تو وہی الہی جن یہ الفاظ ہوئے چاہئے تھے مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہی میں کوئی لفظ تھا دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نبی اس آئینہ کے کی نبیوں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ پیدا ہو گا مگر بہت سے نبیوں کے آنے کے بعد بیکے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اب کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ ان نبیوں کی پیشگوئی میں انہوں نے غلطی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گزرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توحید کی پیشگوئی کی مدت یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہ ہوا بلکہ درمیان میں کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض باطل و بے بنیاد اور یا نہایت درجہ کا غیث انسان جسکو خدا کا خوف نہیں۔

یہ باتیں مولوی شاد اللہ نے مقام مذکور کے مباحثہ میں پیش کی تھیں ان باتوں سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہاں تک ان مولوی صاحبوں کی توحید پہنچ گئی ہے وہ جو ش نصیب سے منہاج نبوت کو کہہ اور اس معیار کو جو نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہیں رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سر اسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہیں تو قادیان میں کچھ کسی پیشگوئی کو چھوڑنا تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سورہہ و بابہ الفاظ دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کراہی علیحدہ لیکن اس تعین کیونکہ منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے لہاؤں میں یقیناً لہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیوں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو انکو تمام انبیاء علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

انہوں نے یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انہا رہا انباران کے دامن میں جہوت کی نجاست ہے عیسائیوں اور یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت کے لئے قرآن شریف میں فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگیں کیوں کیں اور دشمنوں کو حیلوں تدبیروں سے قتل کیوں کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے انکھوں کی

تالیف کے لئے حیلوں سے کیوں کوشتش کی گئی اور کیوں احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر انہوں نے یہ دونوں بیخوبی میں اور یہودی یہ نہیں سمجھتے کہ پیشگوئیوں میں مان کر کوشش سچا نہیں کیا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان میرا چاہتا ہو گا اس کو منع نہیں ہے کہ وہ دعا بھی کرے کیونکہ اس کے دہانے سے اچھا ہونا مقدر ہو جو شخص ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام میں مولوی شاد اللہ نے اسی امر کے مباحثہ میں یہ اعتراض بھی پیش کیے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد میں اور جعفر زلی اور ان کے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی مگر یہ لوگ لہو و لعل اعتراض جھوٹے یہودیوں کی مشابہت کیونکہ مبنی میرے نزدیک ضروری تھا کہ ایسے اعتراض ہوتے اسے پہلے ماس جس حالت میں اسی مقدمہ کے آثار میں مولوی محمد میں کی وہ تحریر پوری گئی جو فتویٰ تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک مالانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہیں ہوئی یعنی میرے مقابل تو اس نے شاد اللہ میں مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شرعاً چاہا کہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کی نفی اور حق ہی پر مہدی موعود کا انکار ہو گا اور مسلمان سے نازل ہو گا اور ہر گز غرضت کے خوش کر کے لئے مہدی کا انکار کیا وہ سال اس کا پکا دیا گیا اور اس کی کے ہاں یہ کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کاروائی سے اس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اس کا نام نہیں کہ برسر بار بار کسی کے سر پر جو تے پڑیں بلکہ جو شخص مولوی اور تفتی جوئے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہو جائے تو اس سے بڑا کراس کی کوئی ذلت نہیں منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہیں ہوتا ان المناقضات فی الذلک

سہل سفلی من الذلایہ کس تذریا ہی کا لیا ہے کہ لوگوں نے کیا بیان کیا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور جو بڑا لیا ہوگی اور گورنٹ کو خوش کر نیکی ہے کہنا کہ سب جہوت ہے اگر اب بھی ذلت نہیں ہوئی تو ہمیں اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ کوئی کی عزتیں ایک ریختہ کی حالت کو بھی زیادہ ہیں کسی بدعتی کو انہیں فرق نہیں آتا۔ رہی عورت جعفر زلی کی پس ان لوگوں کا کوئی مستقل وجہ نہیں یہ سب مولوی محمد میں کی سایہ ہیں وہ ان کا ایڈوکیٹ جو ہوا چکا آج ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہو گئی تو کیا ان کی ذلت چھپے رہ گئی سایہ چھپا اس کا تاج ہوتا ہے جبکہ اصل رخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر گزار سکتا ہے ابھی اگر کسی شک ہو تو دونوں بیان مولوی محمد میں کے میرے پاس موجود ہیں ایک بیان تو خود کے خوش کر نیکی لئے اور دوسرا بیان گورنٹ کے خوش کر نیکی لئے وہ دونوں چشم خود مجھ کے اور ہر ایک انصاف کرے کہ مولوی کہنا کہ اور موعودوں کا ایڈوکیٹ بن کر یہ منافقانہ کارروائی کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت۔

ہم نے تو اس زمانے میں یہودیوں کے لئے اور ہم ایمان لائے کرتی یہ المصنوب علیہم اسی طرف اشارہ کرتی تھی کہ ہم میں بھی مصنوب علیہم ضرور پیدا ہونگے نہ ہو گئے اور پیشگوئی کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو گئی مگر کیا امت کی پوری ہو گئی تھی؟ کیا تقدیر میں یہودیوں کی لکھا تھا اس عمل کو ہم خدا کی طرف ہرگز کبھی غصہ نہیں کر سکتے کہ یہودیوں کو دوسرے کے لئے توبہ امت اور مسلمانوں سے اسے ایسی کارروائی ہے تو اس امت کی ناک کتنی ہے اور اس منطابق لائق نہیں رہتی کہ اسکو تہجد و عبادت کہا جاوے پس اس امت کا یہودیوں کا کیا غصہ المصنوب علیہم سے سمجھا جاتا ہے اس کا کچھ ہوتا ہے کہ یہودی مصنوب علیہم کے مقابل یہ آیا تھا اس کا شیل بھی اس امت پر ہے اسے ایسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھذ ذالصلی احاطا لمصنوبہم صراط الذین ائمت علیہم انفس کے وہ حدیث بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی جس میں کہا تھا کہ مسیح کے زمانے کے علاوہ ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہوں گے اور پہلے یہودیوں پر ہم کیا انفس کریں وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے کہ جو سنتے نہیں سمجھتے ہو مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں اور یہودیوں حضرة عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دیتے ہیں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہو کر نہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابال نبوت پر کئی طائل قائم ہیں یہ احسان قرآن کا ان پر ہے کہ انکو بھی نبیوں نے دے دوسرے میں لکھ دیا اسوجہ ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہیں اور ہرگز بدتر ہیں ان تہمتوں سے محض ہم جو انہا اور انکی مان پر لگائی گئی ہیں قرآن شریف سو ثابت ہوتا ہے کہ بڑی آیتیں انہر وہ نہیں۔

و ما قتلوا وما صلبوا

نشدہ لہم والحمد وسورۃ نثار اس آیت میں دونوں جملوں کا جو آپ اور غلام صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا تو عیسائی کی تہا جائز ولادت پر اور نہ وہ صلیب پر بلکہ دھوکے سے جو لیا گیا کہ لیا ہے اس لہجہ وہ مقبول ہے اور اس کا تعلق ان کی طرح غرض ہو گیا ہے اب کہا ہوا وہ مولوی چوہان سمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تک تو سب جہگڑا ان کی روح کے متعلق تہا جسم سے ہنوکچہ علانیہ نہیں +

مومن قرآن شریف ہے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن انہوں نے کہنا چاہا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کس طرح انکو دفع نہیں کر سکتے مرنے والے قرآن سہارے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بخیر اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں عیسائی تو ان کی خدائی کو روٹتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی انکی ثابت نہیں ہو سکتی ہاں کسک آگے یہ بات لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبی پیشگوئی ان صاف طور پر مہجور نکلیں اور آج کون زمین پر جو جو اس عقیدہ کو حل کر سکے ان لوگوں پر وہاں دیا ہے جو میرے معا طہ میں سچ کو ہونٹ بنا رہے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی ہر شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی کی محبت ڈالوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنسنا کا کام ہے اور سوخی ان کا شیشہ ہے صد ہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر انکو نزدیک ایک کوئی نشان

ظاہر نہیں ہوا میں نے سنا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرت سہری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ درخواست کرتا ہے کہ میں اسٹو کے فیصلے کے بدلے نو ہفتہ ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ میرا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جو ٹھٹھا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز الہیہ کی مانند کتاب ظاہر کر جو ایسی ہی فصیح بلع ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہر اتفاق کے طور پر نہیں تو اس سے ہنر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانے میں بہت ہی احسان کرینگو کہ درمیان میں ان دونوں دروہوں سے سختی و باطل کا فیصلہ کر لینے یہ تو انہوں نے ابھی تجویز نکالی اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے +

اگر ایک کذاب دنیا سے کوٹ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کاجرا لیا گیا لیکن ہم موت کے مابین اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کاٹھا ایسے چیلنج ہو گیا ہاں میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کیا ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کے لئے مجبور کریں خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا کو

کوئی ایسا مولوی ہو جو شامیر میں سے اور اپنی جماعت میں عورت رکھتا ہو جس کے بار میں کم سے کم پچاس معصومہ لڑکیاں اس کے ہتھار پر تصدیق شہادۃ شکر دیں اور جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کرو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ ایسی موتوں سے بے لطفین محفوظ رہیں مرنے وہ موت کا ذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور بھی شک فریق ثنائی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد ہے کہ ہمارے قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو یکدم کے متعلق تھی اس میں خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعے سے مرگا اور ایسا ہی ظاہر کیا گیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس قتل کو جانے کا سبب یہ ہوا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی اور خدا نے وہ کلاس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس کا گالیان دینے میں کسی نبی کو باقی نہ ہو چکا ہے کہ وہی زبان کی پھری مشتمل ہو کر اس پر برہنہ اور عظیم الشان نشان ہوتا اور زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیوں سے دنیا کے لوگوں نے انکار کر دیا +

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد و متگ + ہوں تو صرف تحریری خط کا کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چہا چہا امتہا سنا اس معصومہ کا نشان کریں کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام تبصرہ لکھیں) میں کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص سچے ہوئے ہوئے اور صاحب الہام اور وحی ہوئے کا دعویٰ کرتا ہو اس دعوے کا میں جواب دہ ہونا نہیں رکھتا ہوں اور انچاہ میں تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ اگر میرا عقیدہ صحیح نہیں ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہو اور فی الواقع عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق ہوں اور یہ شخص حقیقت و حلال ہے لیکن کافر زندہ ہو اور حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہو وہ ہیں جو کسی ماعلم و مفتین پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کرنا فتنہ اور تفرقہ دہی ہو اور اسلام کو ایک دجال اور دعویٰ اور مصل سے ضرر نہ پہنچے آئیں تم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مبالغہ کتاب فرح رحمانی کے صفحہ ۱۱ میں مولوی غلام دستگیر تصوری کی ہر کچھ کہیں اور اس

بعد تہڑے و فون میں بھی میری ڈھنگی میں ہی میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمائیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہیں + یہ چیلنج جو حقیقت ایک مبالغہ کا ضمن ہے اس کو غلام دستگیر جو منہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا ہوگا جو دہرین نے لکھ دیا ہو ایک غلط کام یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تہذیبی منظور تو پراپرٹ مخطوط کے ذریعہ سے اس کا تصدیق کرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مبالغہ پر کم سے کم پچاس معصومہ لڑکیوں کے دستخط ثابت ہونے چاہئے اور کم سے کم اس ضمنوں کا سات سو اشتہار لکھ میں شائع ہونا چاہئے اور میں اشتہار بذریعہ رجسٹری بھیجے بھی بھیجتا ہوں +

مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں مبالغہ کے لئے چیلنج کروں ان کا اپنا مبالغہ جس کے لئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مراہین احمد کے زمانے سے جس کی تالیف پر ترقی ۳۴ سال گذر چکے ہیں میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے میرا ہر ایک لاکھ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جو ہونا قرار دیا کہ ہلاک کیا تو میں جوئے کی حالت میں کسی مشینائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک چوٹی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے گا اور جو شخص ایسے چیلنج کے لئے مستعد و متگ + اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کرے گا بشرطیکہ وہ فتنہ لکھے گا صفحہ ۱۲۲ گارین اس کا نام بڑی عزت کسا ہتھ پھری رہے گا اور جو شخص دجال بے ایمان سفری ہوگا اس کی ہڈی سے مقولہ شہورہ کی رو سے کہ کھنکھان پاک دنیا کو رات حاصل ہوگی اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو نقصان چاہتا ہے تو مجھے طلبا عدیجا سے میں خوشی سے اس کو قبول کروں گا بشرطیکہ وہ بے مودہ نہ ہو اور حیلہ و بہانہ کی اس بد بوندہ سے اور نقوی کی بنا پر ہونہ دنیا داروں کی چال بازی کے دنگ میں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کس طرح حق پس جاوے اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو یاد دہا ہوں مگر کیا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور میں خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لانا چاہتا ہوں

یہ بھی لکھ دین کہ اس مقابلہ کے لئے میں پیش دہی کرتا ہوں اور میری طرف سے باقرا تمام یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بے ہوش اور گول بیان پر توجہ ہوگی +

عام خبریں

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ سو تین ملک وال منسلک گروت میں ہوئی
تین کی نسبت ہم نے زبانی خبریں ہی نہیں مگر اب سولہ ٹری
اجنار اور پانچ سو اسیار کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے
کرواقعی میں وہ لوگ ٹیکہ لگائے سے ہلاک ہوئے ہیں ابھی تک تحقیق
مطلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے حق میں کس طرح سے نہر لگادہ پیدا ہو گیا ہے
ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل توجہ ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل صرف چار سال
سے ہندوستان میں ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہیں ہوئے
تھے یہ سن گیا تھا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عارض میں مبتلا ہو
گئے ہیں کسی کی نظر میں فرق آگیا ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ ٹیکہ نہیں مبتلا
رہا ہے کسی کے تو اسے رجحانیت پر اس کا بہت ناکثر پڑا ہے
دیگر وغیرہ مگر سوت اس تنازع میں سے نہ ہی جتنی حضرت بہر مود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف جو کس ٹیکہ پر اس قدر نازان بنے کر گویا
انکے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا ایل ہے جو کہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ہے
اور اس کے ہونے جوئے طاعون نجات کے لئے نفی طہارت
کی کوئی ضرورت نہیں ہے خدا جانتے ابھی شرمندہ ہونگے یا نہیں

امیر کابل اور روسی سولہ ٹری گروت دلائی احمد سنیف جیز کے
حوالے سے لکھتا ہے کہ پیرسٹن میں اسکل ان اور پیرسٹن میں
ہوئی ہیں جو کہ کابل میں واقع ہوئی ہیں فروری سنہ ۱۳۰۷ میں جب
برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات میں دلچسپی ہوئی تھی تو
موقع پر پہلے گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنے
تعلقات برادر راست افغانستان کے ساتھ قائم رکھنا چاہتا
مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا
کہ وہ دوسری طاقتوں سے اس معاملہ میں مدد لے مگر اس میں
اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس انداز میں روس کے بیٹھ افغانستان
پر برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش میں مصروف تھا اور جس شخص کی
معرفت پیرسٹن پہنچی ہے اس کی رائے ہے کہ جو وہ غیر چو افغانستان
اور برٹش اثر میں گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی
باعث ہے ان میں گورنمنٹ سے بعض امور کی نسبت دوستانہ
طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت
کیا تاکہ یہ امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ اپنے کوئی کارروائی
نہیں کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے کہ اب
کی امید کی جاسکتی تھی امیر صاحب کی طرف سے کیسا جواب
آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سلطانہ وظیفہ دینے
سے انکار کیا ہے تاہم نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو
گورنمنٹ ہند بھی اس امر کو جائز نہیں خیال کرے گی کہ روس

کے تعلقات برادر راست افغانستان کے ساتھ قائم
ہوں کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے

لندن میں ۱۹ جون سے لیکر ۱۹۰۲ء تک جو چاہہ نیلام
کے واسطے ہندوستان لگا اور جاد سے آئی ہے اس میں
سے ۱۹۰۲ء کے واسطے ۶۶ ۷۳ ۷۳ لکھے ہندوستانی
چاہ اور ۵۶۲۹۸۵ لکھے لکھا گیا چاہ اور ۵۸۴۳ لکھے
جاوا کی چاہ کے تھے حالانکہ ۱۹۰۲ء کے لئے چاہا، کافی تھی
اوس میں ۶۰۶۱۲۸ لکھے ہندوستانی چاہ ۵۶۲۹۸۵ لکھا
چاہ کے اور ۲۰۲۱۲۲ لکھے جاوا کی چاہ کے تھے اس کے معلوم ہوتا
ہے کہ چاہ کا استعمال دل بد ترقی پر ہے۔

ٹیکہ قریب ایک لاکھ روپے کا کارسپانڈنٹ سٹائی لینڈ برائے لکھتا
ہے کہ سولہ ملی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک
نہرست اوس سادان کی دیتا ہے جو اس کے بغیر نہیں آتا ہے اور
بہر لکھتا ہے کہ اگر اس کی خواہش ہے تو میں صلح کرنے کو تیار ہوں
اور اس کے شرائط درج کر دے ہیں اور اگر لڑائی چاہتے ہو
تو اسے لئے بھی تیار ہوں پھر پھر سے لکھتا ہے کہ چونکہ کالے خوجہ
کو مارنے تار کے اس کی تیار کر دے ہوگی ہے اس لئے اب
گورے فوجی اسکے مقابلہ پر آئے۔ چاہیں برٹش گورنمنٹ کے
بہر نہ لہو ہے۔۔۔ باقا عدد ٹرپ اور۔۔۔ اسے زیادہ
سوالی لکھتی ہے اور ابھی۔۔۔ تو اعداد ان لوجان زنجبار
سے آئے والے ہیں اور قریب ۵۰ کے توپ خانہ بندو
جائے والا ہے اسکے علاوہ ۱۰۰ توپ ۹ درے پونڈ کی اور
لایمک توپین روان کی گئی ہیں اور اس وقت دیان ۵۸ برٹش
آفسر ایڈیل افسر اور ام ایڈیل سٹیل سٹیل میں اور ابھی اور
فوج بھی روانہ کرنی کی توجہ سے اس حالت میں برٹش گورنمنٹ
کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منشا سے لے لارڈ کچیر صاحب
۱۰ توپ سٹائل کے ساتھ بمبئی میں ۲۸ توپ کو پیرسٹن میں کے تمام
اور تمام افسر پولو بند پر آپ کے استقبال کے واسطے جمع ہو
تھے اسی رات لارڈ کچیر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے
والفیلڈ جو کہ دہلی پر جاوے لنگان کی تنخواہ برابر پانی رنگی

امریکہ کے علاقہ کنیڈا سے ایک عیسائی جماعت اس
امریکا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسائی اور مسلمان ہیں اور
ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے
نکلے وہ ایک ایسے گاؤں کے قریب پہنچے کہ وہاں سخت
برف پاری ہوئے والی تھی حکام نے بڑی خیال کر
وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوے ایک دستہ فوج کا
ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون
ملا شیان میچ نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان
کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہیں

امریکہ کے علاقہ کنیڈا سے ایک عیسائی جماعت اس
امریکا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسائی اور مسلمان ہیں اور
ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے
نکلے وہ ایک ایسے گاؤں کے قریب پہنچے کہ وہاں سخت
برف پاری ہوئے والی تھی حکام نے بڑی خیال کر
وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوے ایک دستہ فوج کا
ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون
ملا شیان میچ نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان
کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہیں

وہ اپنے خیال میں اسے راسخ نہیں کر چکے ہیں کہ ہم جب
نہا ہوں گے ضرور میچ کو تلاش کرینگے

جڑی میں ایک ماہر جڑی بے تحقیق کی ہے کہ یہ زمین لیدیان
جو ایک جانی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہیں اس کو
ان کی مینائی کو نقصان پہنچا ہے اور ایسی عورتوں میں
سے ۵۰ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

تجربہ سے آٹھ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی
رقم کو۔ دس سال کے لڑکے چھ ہندسون کی رقم کو اور
چھوٹے آدمی سبب ہندسون کی رقم کو یاد رکھ سکتے ہیں اور
اس سے حافظہ کی قوت بآذکار کا اندازہ کیا گیا ہے

یادگار دربار قیصری اور انگلش میں کامیاب ہو کر
انکم ٹیکس کی معافی کی درخواست
میں قیصری دہلی کی یادگار

میں گورنمنٹ ہند انکم ٹیکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے
کہ لارڈ کورن بہادر اس براہ راست ٹیکس کو مرنے دینا نہیں
کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہیں یا نہیں شاید لارڈ کورن
اس فکر میں ہوں گے کہ ہندوستان میں جو فوج بڑھا ہے
کی توجیز کی گئی ہے اس کے لئے کروپہ درکار ہے۔ اور اور
ایسی ہی کئی تباہ دیز کے لئے روپہ درکار ہے۔ پھر انکم ٹیکس
معاف کیا گیا تو یہ بہت بڑا خزانہ ہند میں کس طرح پورا
ہوگا۔ جیسے کسی فنڈل خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف
سے بچنے کے لئے اسے صرف ہی ایک مشورہ دیا جاسکتا
ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پور
کر کے پھر پس انداز ہی کر سکتے ہو یہ مشورہ گورنمنٹ ہند
کے اخراجات کی بابت دیا جاسکتا ہے۔ لیکن بالقرض
اگر لارڈ موصوفی اس عظیم الشان یادگار تاج پوشی قیصری
پر انکم ٹیکس تمام موقوف نہ کر سکیں تو کم از کم ہزار روپے
سے کم آمدنی والوں کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جاوے
حصہ نور دایر اسے اور میر میں تالاب آنا ساگر اور
شاہ جہان کی سنگ مرمری بارہوری اور اڑھائی دن کا پتہ پڑا
مجددی دیکھئے اور اپنی تقریر میں ان سب مقامات کی مرت
کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی مرمت
اشارہ کر کے کہا کہ گورنمنٹ شاہ جہان کی طرح اڑھائی دن
میں اس کی مرمت نہیں کر کے کہ جتنی دیر میں اس نے
اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت میں بھی بہت جلدی کی جائے
لوجوان مبارزہ صاحب سید کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر
رند یوگی تاج بالکل نہیں ہوا بہت سے دلیان پیاست
کم درجے کے امراء اور غریب شائقین تاج کو اس کو
بڑت پکڑی جا چکے

امریکہ کے علاقہ کنیڈا سے ایک عیسائی جماعت اس
امریکا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسائی اور مسلمان ہیں اور
ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے
نکلے وہ ایک ایسے گاؤں کے قریب پہنچے کہ وہاں سخت
برف پاری ہوئے والی تھی حکام نے بڑی خیال کر
وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوے ایک دستہ فوج کا
ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون
ملا شیان میچ نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان
کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہیں

مطبع الصدیق ناویان میں با تمام شخضین علی صابر احمد سی چپکرت شمع ہوا

حَسْبُكَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ * ثُمَّ لَوْصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

فقط اور طاعون کا حقیقی علاج
محتاجوں اور مریضوں کو قدرہ

